سداشیو چترا کا

दीदी

دیدی

اداکاران

جے شری سنیل دت شوبھا کھوٹے - ادم

قیمت ۱ر

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دھلی

گا — دیدی کے

گانا نیلمہ

میرے بھیا کو مسند شاہی ملی

میرے بھیا کو مسند شاہی ہو پیارے جیدا تیری جیوت بڑھے
دور نگر میرے بھیا کا ڈیرہ بیچ میں میری ندیاں،
تجھے بھیجے اک پل لاگے مجھے بیتے صدیاں
میرے دل کی دعائیں ہیں بھیا پیارے جیدا تیری جیوت بڑھے
جگ مگ جگمگ چمکے دامن پر روپ گھٹے نہ تیرا
تو ہے میرے بھیا جیسا تجھ سا بھیا میرا
آج تو ہی گلے سے لگ جا پیارے جیدا تیری جیوت بڑھے

پیارا بھیا — ہم نے سنا تھا ایک ہے بھارت سب ملکوں سے نیک ہے بھارت
لیکن جب نزدیک سے دیکھا سوچ سمجھ کر ٹھیک سے دیکھا
ہم نے نقشے اور ہی پائے بدلے ہوئے سب طور دکھائے
ایک سے ایک کی بات جدا ہے دھرم جدا ہے ذات جدا ہے
پہلے جو کچھ ہمکو پڑھایا وہ تو کہیں بھی نظر نہ آیا
جو کچھ میں نے تمکو پڑھایا اس میں کچھ بھی جھوٹ نہیں
بھاشا سے بھاشا نہ ملے تو اس کا مطلب پھوٹ نہیں
اک ڈالی پر رہ کر جیسے پھول جدا ہے پات جدا
برا نہیں گر یوں ہی وطن میں دھرم جدا ہے ذات جدا
اپنے وطن میں

وہی ہے جب قرآن کا کہنا جو ہے وید پُران کا ہے کہنا
پھر یہ شور شرابا کیوں ہے؟ اتنا خون خرابا کیوں ہے؟
صدیوں تک اس دیش میں بچو! رہی حکومت غیروں کی
ابھی تلک ہم سب کے منہ پر دھول ہے اُنکے پیروں کی
لڑاؤ اور راج کرو یہ اُن لوگوں کی حکمت تھی
کچھ انسان براہمن کیوں ہیں؟ کچھ انسان ہریجن کیوں ہیں؟
ایک کی اتنی عزت کیوں ہے؟ ایک کی اتنی ذلت کیوں ہے
دھن اور گیان کو طاقت والوں نے اپنی جاگیر کیا
محنت اور غلامی کو کمزوروں کی تقدیر کیا
انسانوں کا یہ بٹوارا وحشت اور جہالت ہے
جو نفرت کی شکشا دے وہ دھرم نہیں ہے لعنت ہے
جنم سے کوئی نیچ نہیں جنم سے کوئی مہان نہیں
کرم سے بڑھ کر کسی منش کی کوئی بھی پہچان نہیں
اب تو دیش میں آزادی ہے اب کیوں جنتا فریادی ہے
کب جائیگا دور پرانا کب آئیگا نیا زمانا
صدیوں کی بھوک اور بیکاری کیا اک دن میں جائیگی
اس اُجڑے گلشن پر رنگت آتے آتے آئے گی
یہ جو نئے منصوبے ہیں اور یہ جو نئی تعمیریں ہیں
تم ہی رنگ بھروگے ان میں تم ہی انہیں چمکاؤ گے
نو یگ آپ نہیں آئیگا نو یگ کو تم لاؤ گے

گانا نمبر ۲:- ماماجی کے راکٹ پر ہم چاند کی سیر کو جائیں گے

وہاں کے بچوں سے مل کر دودھ ملائی کھائیں گے
دیدی کو لے جائیں گے دودھ ملائی کھائیں گے

ارے دیدی بچہ تھوڑے ہی ہے؟

دیدی ساتھ نہ جائیگی تو کون تمہیں نہلائے گا!
کون کریگا کنگھی چوٹی کپڑے کون پہنائے گا
ہو اگر سے گی کنگھی چوٹی اور یا دل نہلائے گا
پریاں کپڑے پہنائیں گی تارے منہ دھلوائیں گے
رات کو نیند نہ آئیگی تو لوری کون سنائے گا؟
گھوڑا بن کر کون چلے گا پیٹھ پہ کون بٹھلائے گا؟
گھوڑا بننا کیا مشکل ہے ہم خود ہی بن جائیں گے
لوری کے ریکارڈ بہت ہیں باجے پر بجوائیں گے
کپڑوں پر گر جائیگا سالن کھانا کیسے کھاؤ گے
دیدی ساتھ نہ ہو تو منّو کچھ بھی مزا نہ پاؤ گے

لے چلو نہ دیدی کو ساتھ

ماما جی کا راکٹ ہے ماما جی گر فرمادیں گے
ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں دیدی کو لے جائیں گے
اچھا اب تم یہیں پہ ٹھہرو میں جلدی سے جاتا ہوں
اپنے پیارے ماما جی سے پوچھ کے واپس آتا ہوں

گانا نمبر ۵:- پیار ہی مجھ کو درکار ہے گر ان کا پیار ہو
باہوں کا ہار ہو، سونے چاندی کے ہار کیا کروں گی
دل مجھ کو چاہئے رے گہنے کے کیا کروں

اُن کی تلاش ہے ذرے ذرے کو کیا کروں
جب وہ کھو گئے اوروں کے ہو گئے
پھر میں سولہ سنگار کیا کروں گی —— پیار ہی

چاہت کی راہ میں کیا تھے بھی پھول ہیں
چاہت کو تولنا دُنیا کی بھول ہے
میٹھی ہنسی ملے دل کی خوشی ملے
تن پہ ریشم کے تار کیا کروں گی —— پیار ہی

گانا نمبر ۹: تم مجھے بھول بھی جاؤ، تو یہ حق ہے تمکو
میری بات اور ہے میں نے تو محبت کی ہے
میرے دل کی میرے جذبات کی قیمت کیا ہے
اُلجھے اُلجھے سے خیالات کی قیمت کیا ہے
میں نے کیوں پیار کیا، تم نے نہ کیوں پیار کیا
اِن پریشان سوالات کی قیمت کیا ہے
تم جو یہ بھی نہ بتاؤں، تو یہ حق ہے تمکو میری۔
زندگی صرف محبت نہیں کچھ اور بھی ہے
زلف و رخسار کی جنت نہیں کچھ اور بھی ہے
بھوک اور پیاس کی ماری ہوئی اس دُنیا میں
عشق ہی ایک حقیقت نہیں کچھ اور بھی ہے
تم اگر آنکھ چراؤ تو یہ حق ہے تمکو
میں نے تم سے ہی نہیں سب سے محبت کی ہے
تمکو دُنیا کے غم و درد سے فرصت نہ سہی

سب سے اونت سہی تجھ سے ہی محبت نہ سہی
میں تمہاری ہوں یہی میرے لیے کیا کم ہے
تم میرے ہو کے رہو یہ میری قیمت نہ سہی
اور بھی دل کو جلاؤ تو یہ حق ہے تمکو — میری

گانا نمبر ۹:- بچو تم تقدیر ہو کل کے ہندوستان کی
بابو کے ہر دان کی نہرو کے ارمان کی
آج کے ٹوٹے کھنڈروں پر تم کل کا دیش بساؤ گے
جو ہم لوگوں سے نہ ہوا وہ تم کر کے دکھلاؤ گے
تم ننھی بنیادیں ہو دنیا کے نئے ودھان کی
دین دھرم کے نام پہ کوئی بیج پھوٹ کا بوئے نا
جو صدیوں کے بعد ملی ہے وہ آزادی کھوئے نا
ہر مذہب سے اونچی ہے قیمت انسانی جان کی
پھر کوئی جے چند نہ ابھرے پھر کوئی جعفر نہ اٹھے
غیروں کا دل خوش کرنے کو اپنوں پر خنجر نہ اٹھے
دھن دولت کے لالچ میں تو ہیں نہ ہو ایمان کی
ناری کو اس دیش نے دیوی کہہ کر داسی جانا ہے
جسکو کچھ ادھیکار نہ ہو وہ گھر کی رانی مانا ہے
تم ایسا آدر مت لینا آڑ ہو جو اپمان کی
رہ نہ سکے اب اس دنیا میں یگ سرمایہ داری کا
تمکو جھنڈا لہرانا ہے محنت کی سرداری کا
تم چاہو تو بدل کے رکھ دو قیمت ہر انسان کی

ختم شد

رالہ کر باد پریس دہلی

(الہ آباد پریس دہلی)